

تقسیم وراثت میں اپنا حصہ معاف کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا، ان کے والدین کا انتقال ان کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا، ان کے ورثاء میں ایک زوجہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ (1) مرحوم کا ترکہ مذکورہ ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگا؟ (2) اگر کوئی اپنا حصہ معاف کرنا چاہے تو اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

جواب

(1) سائل کا بیان حقیقتِ حال کے مطابق ہونے کی صورت میں حکم شرعی یہ ہے، کہ بعد از امور متقدمہ علی الارث (یعنی کفن و دفن کے خرچے پھر میت کے ذمے جو قرض ہے، اس کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جائے، اس میں سے ایک تہائی جائز وصیت کی ادائیگی کے بعد میت کی کل جائیداد منقولہ (رقم، زیورات، گھریلو سامان وغیرہ) وغیرہ منقولہ (پلاٹ، مکان اور دکان وغیرہ) کے کل 80 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے میت کی زوجہ کو 10 حصے، اس کے بیٹوں میں سے ہر ایک کو 14 حصے، جب کہ اس کی بیٹیوں میں سے ہر ایک کو 7 حصے ملیں گے۔

بیٹے، بیٹیوں کے حصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت 11)

میت کی اولاد کی موجودگی میں زوجہ کے حصے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّنُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ ذِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں، جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت 12)

صورت مسئلہ اس طرح ہوگی:

میٹ	میٹ	میٹ	میٹ	میٹ	میٹ	میٹ	میٹ
زوجہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
1/8	عصب						
10×1	70=10×7						
10	14	14	14	7	7	7	7

(2) میت کے ترکے میں سے اگر کوئی وارث اپنا حصہ نہیں لینا چاہتا، بلکہ معاف کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنا مکمل حصہ یا ترکے میں سے کچھ وصول کیے بغیر معاف نہیں کر سکتا، کیونکہ ارث جبری ہے، یعنی بہر صورت وارث کو ملے گی، جس کی وجہ سے اگر وارث معاف کرنا چاہے تو بھی معاف نہیں کر سکتا، البتہ اس کی ایک یہ صورت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا مکمل حصہ وصول کرنے کے بعد جس کو چاہے دے دے۔

اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے والد کے ترکے میں سے کوئی ایک چیز لے لے اگرچہ بہت کم قیمت کی ہو اور کہہ دے کہ اپنے حصے کے بدلے میں یہ چیز میں نے لے لی ہے اور باقی ترکے میں سے کچھ نہیں لوں گا اور باقی ورثاء بھی اس پر راضی ہوں تو اب باقی ترکہ دوسرے ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجددین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”ارث جبری ہے کہ موت مورث پر ہر وارث خواہ مخواہ اپنے حصہ شرعی کا مالک ہوتا ہے، مانگے خواہ نہ مانگے، لے یا نہ لے، دینے کا عرف ہو یا نہ ہو، اگرچہ کتنی ہی مدت ترک کو گزر جائے، کتنے ہی اشتراک و اشتراک کی نوبت آئے، اصلاً کوئی بات میراث ثابت کو ساقط نہ کرے گی، نہ کوئی عرف فرائض اللہ کو تغیر کر سکتا ہے، یہاں تک کہ نہ مانگنا درکنار، اگر وارث صراحۃً کہہ دے کہ میں نے اپنا حصہ چھوڑ دیا، جب بھی اس کی ملک زائل نہ ہوگی۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 26، ص 113، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سراجی کی شرح شریفیہ میں متحارج کے بارے میں ہے: ”والمراد به لھنأ أن يتصلح الورثة على إخراج بعضهم عن الميراث بشئ معلوم من التركة وهو جائز عند التراضي، نقله محمد فی کتاب الصلح عن ابن عباس و ذکر عن عمرو بن دینار أن عبد الرحمن بن عوف طلق امرأته تماضر الكلبيه فی مرض موته ثم مات وهي فی العدة فورثها عثمان مع ثلث نسوة آخر فصالحوها عن ربع ثمنها على ثلثة وثمانین الفاً، فقيل هي دنانير وقيل دراهم۔“

من صالح من الورثة على شئ معلوم من التركة فاطرح سهامه من التصحيح ثم اقسّم باقى التركة على سهام الباقيين“ متحارج سے مراد یہ ہے کہ ورثاء میت کے ترکہ میں سے کوئی معلوم چیز کسی وارث کو دے کر اس کو باقی میراث سے نکالنے پر صلح کر لیں، یہ فریقین کی رضامندی سے جائز ہے، اس کو امام محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کتاب الصلح کے اندر ذکر کیا ہے، اور حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مرض

موت میں اپنی زوجہ تماضر الکلبیہ کو طلاق دے دی، پھر آپ فوت ہو گئے اور یہ عورت عدت میں تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باقی تین بیویوں کے ساتھ اس کو بھی وارث ٹھہرایا تو ان تینوں نے اس عورت کے ساتھ چوتھائی ثمن یعنی تراسی ہزار (83000) پر صلح کر لی، ایک قول کے مطابق یہ دینا رتھے اور دوسرے قول کے مطابق درہم تھے۔

جس شخص نے ترکہ میں سے کسی معلوم چیز کے لینے پر باقی ورثاء کے ساتھ صلح کر لی تو تصحیح میں سے اس کے سہام کو نکال لیا جائے گا پھر باقی ترکہ باقی سہام پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ (شریفیہ شرح السراجیہ، ص 73-74، مطبوعہ پشاور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک وارث بالقطع اپنا کچھ حصہ لے کر ترکہ سے نکل جاتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں لے گا اس کو تخرج کہتے ہیں، یہ بھی ایک قسم کی صلح ہے۔

ترکہ عقار یعنی جائداد غیر منقولہ ہے یا عرض ہے، یعنی نفقہ کے علاوہ دوسری چیزیں اور جس وارث کو نکالا، اس کو کچھ مال دیدیا، اگرچہ جتنا دیا ہے وہ اس کے حصہ کی قیمت سے کم یا زیادہ ہے یا ترکہ سونا ہے اور اس کو چاندی دی یا ترکہ چاندی ہے، اس کو سونا دیا یا ترکہ میں دونوں چیزیں ہیں اور اس کو بھی دونوں چیزیں دیں، یہ سب صورتیں جائز ہیں اور اس کو مبادلہ پر محمول کیا جائے گا اور جنس کو غیر جنس سے بدلنا قرار دیا جائے گا۔ اس کو جو کچھ دیا ہے وہ اس کے حق سے کم ہے یا زیادہ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔“ (بھار شریعت، جلد 2، حصہ 13، ص 1150، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید ہشتی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Pin-7169

تاریخ اجراء: 24 رجب المرجب 1444ھ / 16 فروری 2023ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net